نظریات، دینی جذبات اور مذہبی رجحانات تاکہ وہ ان میں سے صرف ان حضرات سے استفادہ کرے جو اس بارے میں احتیاط، باریک بینی اور دقت نظری سے کام لیتے اور معاملات کو قریب سے جانتے اور سمجھتے ہیں۔

☆... عام تسلیم شدہ حقائق جو بہت ہی زیادہ مشہور ہوتے ہیں، ان کو قدیم یا جدید مراجع کا حوالہ دیے بغیر بھی مقالے میں ذکر کیا جا سکتا ہے۔ بعض مقالہ نگار اصل مضمون سے زیادہ مراجع کا انبار لگانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ طریقہ اصل کو تابع اور تابع کو اصل بنا دیتا ہے۔ مرجع کا حوالہ تو کسی اہم بات یا نظریے کی توثیق کے لیے ہوتا ہے۔ مراجع بذاتِ خود مقصود نہیں، اس لیے بات بات پر حوالہ جات کا ڈھیر لگانا کوئی قابلِ رشک بات نہیں۔ اگر مراجع زیادہ ہوں تو قدیم ترین اور موضوع کے ساتھ قریبی تعلق والے مراجع ذکر کرنا چاہیے اور جب مرجعِ اصلی کا حوالہ دے دیا جائے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ ان ثانوی مراجع کا بھی حوالہ دیا جائے جن میں یہی عبارت مرجع اصلی سے لی گئی ہے۔

مقالے کے مراجع و مصادر

ہر مقالے کے آخر میں مراجع و مصادر درج کیے جاتے ہیں، لہٰذا یہاں مراجع کی اقسام اور ان کے اندراج کا طریق کار کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مراجع اصلیہ و ثانویہ:

مراجع دو طرح کے ہوتے ہیں: مراجع اصلیہ اور ثانوی مآخذ۔

ا۔ مراجع اصلیہ:

"مراجع اصلیہ" وہ کتب یا مآخذ ہیں جو مقالے کے موضوع اور اس کے متعلقہ حقائق سے براہ راست تعلق رکھتے ہوں اور اصالۃً اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوں جس پر طالب علم مقالہ لکھ رہا ہے۔

www.alghanipublisher.com